یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ ما حضرت غوث مہار

سلطان الطریقت شہنشاہ معرفت فیض یار

قبلۂ عالم

عارف کامل حضرت خواجہ محمد غوث چشتی سلیمانی قدس سرہٗ

کے پاکیزہ حالات پر مختصر جامع تحقیقی مقالہ :

مرتبہ

مولانا عاشق رسول غوثوی الخطیب بمدینۃ الاولیاء ملتان

ناشر

شعبۂ تبلیغ مرکز نظامیاں نشاط روڈ ملتان

ہدیہ دو روپے

تبلیغی

در حیات و ممات جار اللہ

(از خامہ
استاذ المشائخ مولانا سید
مفتی محمد شاہ)

خواجہ ما شہ محمد غوث شہ
خادم خانہ خدا بے لوث

چوں زلیخا ز فرطِ عشق و وُدود
ساخت نے خانہ بر درِ محبوب

ہر چہ در دستِ میر سید زغیب
صرفِ مسجد ہمہ شدے لاریب

تا بنا ہ عجیب پیدا شد
سعی مشکور او ہویدا شد

جادۂ عشق را چناں پیمود!
کاخریں رفتنش بمسجد بود!

پنجمیں شب مہ صفر چوں رسید
روح پاکش باوج خود بپرید

چار کم از چار دہ صد ہجری
پنج و ہشتاد بُد عمرِ خضری

در حیات و ممات جار اللہ
نور اللہ مرقدش ابدا

گزارشِ احوال

آپ بہت بخوبی واقف ہیں کہ قبلۂ عالم حضرت
خواجہ نور محمد چشتی مہاروی رضی اللہ عنہ کی خداداد عظمت
اور شہرۂ آفاق ولایت کا آوازہ پوری دنیا میں گونج
رہا ہے کون ہے جو اُن کا نام لیوا نہیں سب اسی کو
پہچانتے ہیں سب اُن کی سے پہچانے جاتے ہیں۔
ان میں غوثِ زماں حضرت خواجہ محمد غوث چشتی
قدس سرہٗ میر کاروان نظر آتے ہیں۔ علمی و روحانی مسند
کے صحیح جانشین خاندانی وجاہت عرفانی
شوکت کے نسبی و حسبی وارث ایک واسطے
سے جنہوں نے حضرت اعلیٰ پیر پٹھانؒ تونسوی
سے فیض پایا۔ اسی فیضانِ عزت مآب کے
پاکیزہ افکار کا ایک شمہ پیشِ خدمت
ہے باقی باقی ——

فقیر [illegible]

فیض یاب سلسلہ عالم قدس سرہٗ

سجادہ کامل الحاج حضرت خواجہ محمد غوث چشتی سلیمانی نور محمدی نور اللہ مرقدہٗ ان عظیم المرتبت قائدین میں سے ہیں جو مدتوں بعد نسلِ انسانیت کو میسر آتے ہیں اُن کے اچانک سانحہ ارتحال نے ملک بھر میں غم و اندوہ کی لہر دوڑا دی سلسلۂ چشت اہل بہشت کے جو قائد اور رہنما سلسلہ عالیہ کے پلیٹ فارم سے نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے عملی جدوجہد میں مصروف تھے۔ ان میں آپ کا نام نامی صفِ اول میں شامل تھا۔ کاش دستِ اجل انہیں کچھ اور موقعہ دیتا اور وہ اپنی مجاہدانہ مساعی کاوش کا ثمرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ جاتے کہ پاک دھرتی میں مقامِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خوب تحفظ اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نفاذ ہو چکا ہے بہرحال وہ اپنی مرقد مقدس میں صورتِ حال سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اور چشم بصیرت سے ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے۔

سراپا اشتیاق نام لیواؤں اور پرخلوص عقیدت کیشوں کے لئے حضرت والا کی مجاہدانہ زندگی کے خدوخال کی جھلک پیش کی جاتی ہے تاکہ اربابِ ارادت کے لیئے ایمان کے تروتازہ ہونے کا موجب ہو۔ اور تذکرہ نگاروں کے لئے باعثِ ترغیب۔ ولنعم ما قیل ؎

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

ولادتِ مبارکہ

خاندانی آثار کے مطابق آپ کی ولادت مبارکہ سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق سنہ ۱۸۹۰ء میں ہوئی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے یہ وہ ایام تھے جب فرزندانِ اسلام عظمتِ رفتہ کو یاد کر کے خون کے آنسو رویا کرتے تھے مسجدیں ویران خانقاہیں بے رونق اور مدرسے اصطبل بن کے ملتِ اسلامیہ کو خاک و خون میں تڑپا پا گیا تاریخ مشائخ چشت کے فاضل مصنف ان دردناک حالات کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں "اٹھارویں اور انیسویں صدی میں مسلمانانِ ہند کی مذہبی اور اخلاقی حالت انتہائی زبوں تھی۔ فکر و عمل اخلاق و عادات کردار و اطوار سب پر انحطاطی رنگ چھایا ہوا تھا، زندگی سکڑ رہی تھی تبدیل ہو رہی تھی اور ہر قوم کو سیاسی زوال سے پہلے اور اس کے بعد جو اخلاقی زوال کی منزلیں طے کرنی پڑتی ہیں وہ نہایت سرعت کے ساتھ طے کی جا رہی تھیں اخلاقی قدروں کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی تھی اور سماجی نظام کا سارا ڈھانچہ بگڑ رہا تھا۔

ان تشویشناک احوال میں حضرت مرشدی کی پیدائش مشیتِ ایزدی کی حکمتِ خاصہ تھی۔۔۔ اہلِ دل جانتے ہیں کہ آپ نے آگے بڑھ کر مشیت کے تقاضوں کو کما حقہ پورا کیا نصف صدی سے زائد عرصہ خلوص و للہیت سے مخلوقِ خدا کی خدمت کی اور اسلام کے منصفانہ نظام کے قیام کے لئے آگے بڑھ بڑھ کے عملی جدوجہد میں حصہ لیا کیوں نہ فداکار ہوتے جبکہ مورثِ اعلیٰ جو نوشیرِ دوران عادل بادشاہ عدل و انصاف کا دلدادہ تھا۔

اربابِ کشف

ارباب صاحب بصیرت فرماتے ہیں آپ صورت و سیرت

کے لحاظ سے حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کا عین مظہر تھے جسطرح ان کی شکل مبارک
تھی ہو بہو وہی آپ کی شبیہہ دلنشیں تھی گفتار و کردار میں قرن اول کے مسلمانوں
کا دم خم تھا عادات و خصائل لعینہہ وہی تھے جو آفتاب پنجاب میں پائے جاتے
تھے گویا کہ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کا صحیح مصداق تھے۔

ع خدا کی رحمتیں برسیں کریموں کی مزاروں پر

شجرۂ نسب

آپ کے والد محترم کا اسم گرامی عارف باللہ حضرت
خواجہ محمد عارف صاحب تھا جو بے شمار خوبیوں کے
مالک تھے علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں اسلاف کا سچا نمونہ تھے۔
گلشن ابرار شریف جو تاریخ و تصوف کی شہرہ آفاق کتاب ہے کے مصنف
حضرت خواجہ امام بخش صاحب آپ کے پردادا شریف تھے چند واسطوں سے
آپ کا سلسلہ نسب حضرت قبلہ عالم رح تک جا پہنچتا ہے شعاع نور مطبوعہ دہلی
کے صفحہ ۳۰ میں آپ کا نسب نامہ یوں تحریر ہے

مرشدی حضرت خواجہ محمد غوث صاحب چشتی رح

خلف الرشید

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد عارف صاحب چشتی رح

فرزند دلبند

حضرت خواجہ کریم بخش صاحب چشتی رح

ابن

مورخ اسلام حضرت خواجہ امام بخش صاحب چشتی رح

بن

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چشتی رح

ابن

جگر گوشۂ قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور احمد صاحب چشتی رح

ابن

آفتاب پنجاب مرشد شیخ و شاب حضرت خواجہ مولانا

نور محمد صاحب چشتی فخری رضی اللہ عنہ

متفق علیہ مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت والا کے جدّ اعلیٰ نوشیروان عادل ایرانی النسل شہنشاہ تھے گلشن ابرار شریف میں بھی اس شجرہ کی توثیق کی گئی ہے کہ اکاون واسطوں سے حضرت مرشدی کا نسب نامہ حکمران عادل تک پہنچتا ہے حضرت سعدی شیرازی رح نے کتنے پتے کی بات فرمائی ہے۔

چوں نوشیرواں عدل کرد اختیار
کنوں نام نیک است از و یادگار!!

مصاحبین بخوبی واقف ہیں کہ حضرت والا کے مزاج میں بھی عدل و انصاف کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا حقوق اللہ میں منصف مزاجی یہاں تک کہ زندگی کے آخری لمحہ کی نماز باجماعت ادا کی سنن و مستحبات کو حسن اہتمام

کے ساتھ ادا فرماتے فقہی جزئیات اور حنفی مسلک کا خاص خیال فرماتے اور حقوق العباد کا کیا کہنا اس لطیف نکتے سے وہ لوگ آشنا ہیں جنہوں نے حضرت کی زندگی کا نزدیک سے مطالعہ کیا خیر الناس من ینفع الناس پر پوری صدی پورا عمل کیا جو نام لیواؤں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔

علم وعرفان

حضرت مرشدی رح کے سچے جانشین حضرت خواجہ مولانا کریم بخش صاحب دامت ظللہم کے ارشاد کے مطابق آپ نے فارسی جناب منشی بنی بخش مرحوم سے پڑھی اور عربی کی تعلیم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب خطیب جامع مسجد درگاہ عالیہ سے پائی پھر خداوند کریم نے جو ذہن رسا بخشا تھا اس نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ آپ علم برائے حمل کے قائل نہیں تھے کہ خدا واسطے کا بوجھ اپنے اوپر لاد دیا جائے بلکہ "علم برائے عمل" پر عمل پیرا رہے، کبھی بھی آپ نے علم کو برائے جلب منفعت استعمال نہیں کیا آپ کے دامن سے سینکڑوں جیّد علماء دین وابستہ ہیں ان سب کو آپ کی یہی تلقین تھی کہ "مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ" اللہ اور اس کے رسول مقبول کی رضا و خوشنودی کے لیے علم حاصل کیجئے۔ انشاء اللہ یہاں بھی نافع رہے گا اور وہاں بھی مفید تر حضرت عارف رومی رح نے بھی اسی فلسفہ کی جانب توجہ دلائی ہے۔

علم را بر تن زنی مارے بود ۞ علم را بر دل زنی یارے بود

لطیف نکتہ

ظاہری علوم مکمل کر کے علم باطنی کی طرف توجہ ہوئی جس طرف نگاہ اٹھائی اپنے جدامجد مرشد شیخ دشاب آفتاب پنجاب حضرت قبلہ عالم رح کے بے پایاں فیضان کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا تھا سلطان العاشقین

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی رح نے کس خوبصورت انداز میں عرض کیا ہے۔

؎ عرب و عجم ۔۔ وِچ وجدا اگجدا فیض تیڈے دا واجہ

ساڈا دست دلپسندا نور محمد خواجہ

پھر یہاں بھی وہی بیت گیا جو پہلے بیت گیا تھا۔ حضرت قبلہ عالم کا دلبند پیر پٹھان رح کے پوتے کے پاس پہنچ گیا چشم الفت سے اس منظر کا تصور کیجئے کہ لینے والے نے کیا لیا اور دینے والے نے کس فیاضی سے دیا۔ خاندان عبید الٰہی کی آن مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد الشکور صاحب ملتانی مدظلہ سجادہ نشین دربار عالیہ عبیدیہ فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔ "میں نے حضرت قبلہ حاجی محمد غوث صاحب رح کی خدمت میں بایام حاضری عرس مبارک حضرت قبلہ عالم رح عرض کیا چونکہ حضور کو حضرت قبلہ عالم سے دو واسطوں سے قریبی رابطہ ہے۔ اگر اس ہیچ کو اپنی رخصت اور اجازت سے نوازیں تو میری نیک نصیبی کا باعث ہوگی آپ نے ارشاد فرمایا، میرا حضرت قبلہ عالم رح کے درمیان ایک واسطہ ہے دو نہیں حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رح نے حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا جسمک جسمی لحمک لحمی پھر جب ایک ہوا تو فقط ایک ہی واسطہ رہا" بیعت کیا ہوئے برسوں کی منزلیں شیخ کامل کی نگاہ نے پل بھر میں طے کرا دیں۔ مدتوں کی بادیہ پیمائی سے جو نعمتیں سالکان طریقت کو نصیب نہیں ہوتیں وہ حجۃ الاسلام کریم تونسوی رح کے کرم سے چشم زدن میں حصہ میں آگئیں سچ کہا ہے کہنے والے نے ؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ درست ہے کہ سید السادات حضرت پیر حسنو شاہ بخاری رحمن آبادی کو حضرت خواجہ کریم تونسوی نے وزارت عظمیٰ کا منصب عالیہ عطا کیا ہوا تھا، خواجہ لیسال دولت وصل و وصال سے مالامال تھے۔ جنگ آزادی کے ہیرو حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی شہید جزیرہ انڈومان کے فلاسفر صاحب زادے علامہ عبدالحق خیرآبادی بلند مقام مرحمت کئے گئے تھے مگر جو قرب و مرتبہ حضرت غوث مہاراں کو بارگاہ کریمیہ میں تھا وہ کسی اور کے نصیب میں کہاں

ہر ایک کے نصیب میں دار و رسن کہاں
یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

وہی سج دھج وہی دلولہ وعزیمت عین خواجہ سی صورت و سیرت، شریعت مطہرہ کے دل و جان سے فدائی، مذہب سنیہ حنفیہ کے والہانہ شیدائی احکام شرعیہ کے سختی سے پابند رموز معرفت کے معلم ہوشمند، مشائخ کے مقتدا، اور مشائخ میں منفرد ایک بار فرمایا حضرت کریم تونسوی نے ہماری لاج نہ رکھی ہوتی تو کب کے ہم وہابیہ خبیثہ کی چالوں میں گرفتار ہو جاتے پھر نکالے بھی نہ نکل سکتے، ان کی عیاری دیکھئے سلاسل طیبہ کو بدعت شجرہ شریفہ کے ورد کو ناجائز و حرام بتلاتے ہیں مگر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کبھی پیران چشت سے منسلک ہو جاتے ہیں اور کبھی اپنے آپ کو قادری کہلوانے لگ جاتے ہیں اور کبھی نقشبندی بن کر مخلوق خدا کو دوزخ کا ایندھن بناتے ہیں کبھی سہروردی بن کر فریب دیتے ہیں

بلا بارید حب شیخ نجدی بر دہا بیہ

مسند ارشاد پیری مریدی ایک کاروبار نہیں نہایت نازک مقام ہے۔

بزرگوں کا کہنا ہے جس کا کوئی پیر نہیں اُس کا پیر شیطان ہے جو پیر کار شرع نہیں وہ خود بھی شیطان ہے۔ درویش لاہوری نے متعدد مقامات پر گندم نما جو فروش پیروں پر لکھا ہے فرماتے ہیں

ے یہی وہ پیر تھا جس نے چرا کر بیچ کھائی تھی
گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرہ

ایک اور جگہ عامۃ الناس کو انتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں . . . ،

ے لباس خضر میں لاکھوں یہاں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

مگر غوث کی نگری میں کچھ عالم اور تھا یہاں جو کچھ اندر تھا وہی باہر تھا جو باطن تھا وہی ظاہر تھا کسی دل والے نے برسوں پہلے کہا تھا پنجاب میں قبلۂ عالم رح نے کھرے مال کی دکان کھولی ہوتی ہے دُور دنزدیک سے حاجت مند آکر مال خرید نہیں بلکہ لوٹ رہے ہیں وہی کچھ آج بھی یہاں تھا جو کل ملتا تھا دین کے متلاشی دین پا رہے تھے دنیا کے طالب دے نہیں بلکہ جھولیاں بھر کر لے جا رہے تھے، کون تھا جسے ملا نہیں دینے والے کی فیاضی عروج پر تھی لینے والے تنگی دامانی سے شاکی تھے۔ صدیوں بعد علم وعرفان کی دکان چمکی پھر چمکتی چلی گئی بڑی بڑی معرفت کی دکانیں سونی پڑ گئیں جانے والے کہاں کہاں نہیں پہنچے مگر دل پھر بھی کہیں اطمینان نہیں نصیب ہوا اگر سکون میسر آیا تو حقیقی لذت روح حاصل ہوئی تو قبلۂ عالم کے جگر گوشے کے پاس کہنے والوں نے یہاں تک کہا بوڑھے ہو چکے ہیں سن نہیں سکتے دیکھنے سے رہ گئے ہیں کیا دیں گے حضرت شیرازی

کی روح تلملا اٹھی

؎ مگو کہ پیر شدی تاب عاشقیت نماند
شراب کہنہ ما مستی دو دگر دارد

رجل رشید

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم ملتان کے استاد اور اہلسنت کے نامور خطیب حضرت مولانا قاری غلام رسول سروری بیان کرتے ہیں حضرت سخی سرور سلطان کا غلام تھا اس پر مستزاد مہاڑی بود و باش نے کہیں بھی چین نہ لینے دیا طرفہ فلسفہ و منطق کی پڑھائی نے ایک ایسی کیفیت پیدا کر دی تھی کہ نہ کہیں دل کو یقین آتا نہ آنکھ سیر ہوتی۔ کہاں نہیں پہنچا اور کس کو نہیں پرکھا مگر معلوم ہوتا تھا عقابوں کے نشیمن زاغوں کے تصرف میں آ گئے ہیں۔ خانقاہ والا پاک باطن اور نگران سیاہ قلب صاحب مزار مرشد کامل اور سجادہ بد ذوق ارذل مرقد والے ندا یا الغیب اور سماع کے قائل نہ عامل اور ان کے نام پر نذرانے بٹورنے والے بدعقیدہ گستاخ اور شاتمان رسالت کے لیچنبوں میں شامل بالائے ستم ان میں سے اکثر میں ایک قدر مشترک تھی عمداً یا بھولے سے سارے بالواسطہ یا بلا واسطہ وہابیت ایسی بے محابا تحریک کی سرپرستی و تبلیغ کر رہے تھے اس پر کوئی اپنا ایمان غارت کرے تو کیوں اپنا مال برباد کرے تو کس لیئے ان لیٹروں اور غاصبوں کو دینے کے لیئے؟ برسوں بیعت ایسی نعمت عظمیٰ سے بہرہ یاب نہ ہو سکا ناگاہ رجل رشید سامنے آیا جسے دنیا غوث مہاراں سے یاد کرتی ہے۔ بصدق دل آپ کے حضور حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا پھر کہیں دل کی دنیا کو ٹھہراؤ

اور سکون میسر آیا۔ حضرت عارف رومی نے یوں تو نہیں فرمایا:

؎ چند خوانی حکمت یونانیاں : حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

انفرادی کارنامہ

الغرض جب مرشدِ کامل رح نے مسندِ ارشاد سنبھالی تو سب سے پہلے اصلاح فی العقیدہ کیجانب توجہ فرمائی کیونکہ بے عملی کی بیماری کا تو بچاؤ کیا جا سکتا ہے مگر ذہنی بگاڑ کا ازالہ مشکل ہو جاتا ہے آج بحمد اللہ حضرت کے دامن سے سینکڑوں نہیں ہزاروں وابستہ ہیں مگر ان میں کوئی بدعقیدہ گستاخ انبیاء، منکر صحابہ، دشمن اولیاء نظر نہیں آتا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان جہاد اور منفرد کارنامہ ہے جو اور مشائخ کے راہ و رسم میں ڈھونڈے سے بھی نظر نہیں آتا انشاء اللہ العزیز اس عنوان پر تذکرہ کامل میں تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

؎ وفا کریں گے نبھائیں گے عہد پالیں گے

دوسرا بڑا کارنامہ

محبت والے تو اس فلسفہ کو بخوبی سمجھ لیں گے مگر جن کا کام جلبِ منفعت اور ہر قیمت پر حصولِ زر ہو وہ اس نکتہ سے کبھی بھی باخبر نہیں ہو سکتے خانۂ خدا کی تعمیر و مرمت میں قدرے حصّہ لینا بھی بہت بڑے اجر کا باعث ہے مگر آپ یہ سُن کر حیران ہوں گے زندگی بھر حضرت غوث مہاراں کے پاس حضرت قبلۂ عالم رح کے لنگر شریف سے جو فتوحات آتی رہیں وہ درگاہ شریف کی جامع مسجد کے توسیع و تزئین پر صرف ہوتی رہی سنے آپ نے

اسے یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

کہاں ہیں وہ قبر فروش مجاور جنھوں نے مزارات کے غلاف بیچ کھائے اپنے آباؤ اجداد کا نام فروخت کیا اور ان کے عظیم کام کو فراموش کر دیا وہ میرے غوثؒ کے حضور آئیں اور کچھ پیر شیخ ہونے کے آداب سیکھیں کہ جو کچھ خداوند کریم عنایت کرے اسے کس رنگ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ واقعی باعث تعجب ہے کہ ہزاروں آئیں اور خانۂ خدا کی تعمیر و مرمت پہ صرف ہو جائیں یہ دل گردہ کسی مومن کا تو نظر آتا ہے جن کا مطمعٔ نظر روپیہ ہو وہ اس پہلو پر سوچ بھی نہیں سکتا آج درگاہ شریف میں جو مسجد شریف کا خوبصورت اور دلفریب حسین و نظارہ ہے اس میں میرے غوثؒ کا خون و پسینہ بھی چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ صاحبِ دل نے کس جاندار پیرائے میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

خواجۂ ما شہ محمد غوث : خادم خانۂ خدا بے لوث
ہر چہ در دست میر سید از غیب : صرف مسجد شد بے لاریب

سراپا اوصاف

حضرت مرشدی کے مفصل حالات تو جمع کیے جا رہے ہیں جو "سیرتِ غوثؒ" میں شائع کیے جائیں گے مشتے نمونہ از خروارے اس تحقیقی مقالہ میں پیش کیے گئے ہیں اگر حضرت غوثؒ کی ایک ایک خوبی کو گنا جائے تو ضخیم کتاب تیار ہو۔ غرض کہ آپ مجمع اوصاف تھے جو خوبیاں ایک مصلح اور ریفارمر کے لئے ضروری ہوتی ہیں وہ آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ صدق و صفا، مہر و وفا، جود و سخا، شرم و حیا خوش خصالی، شیریں مقالی ایسی اعلیٰ اقدار سے قسام ازل نے آپ کو فیاضی

سے مالا مال کیا تھا۔ لنگر شریف کا دروازہ ہر وقت مستحقین کے لئے کھلا رہتا
غریبوں ونا داروں سے آپ حسن سلوک سے پیش آتے امراء و حکام و نوابگان
کی خوشامد کرنے کی بجائے ان کی اصلاح کرتے اور کلمہ خیر سے انہیں عدل و
انصاف کی تلقین فرماتے علماء کرام کا بے پناہ احترام کرتے اپنے مشائخ کی
حد درجہ عزت کرتے سادات کرام کا غایت طریقے سے استقبال فرماتے۔
تصنع و بناوٹ سے زندگی عملاً خالی تھی۔ سادہ لباس سادہ خوراک اور
سادہ گفتار کے دلدادہ تھے مذہباً کٹر "سنی چشتی اور حنفی تھے۔
دوسرے سلسلے کے مشائخ کرام کی تہ دل سے قدر فرماتے ہادیٔ عالم
محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت ومحبت آپ کی رگ رگ میں رچی
ہوئی تھی۔ جب جناب کا ذکر خیر آتا تو آنکھوں سے آنسو کی جھڑیاں
لگ جاتیں درود شریف کی کثرت پر عمل پیرا تھے اور ارادتمندوں کو بھی
بارگاہِ رسالت میں درود وسلام پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔ میلاد شریف
عرس مبارک، سماع شریف و دیگر معتقدات صوفیہ کے اخلاص سے
عامل وقائل تھے۔ ذکر اذکار اور مشائخ کرام کے ورد وظائف کو
پڑھتے اور عظیم الشان خیر وبرکت کا حامل بتاتے نہ کسی سے جھگڑا
نہ تنازعہ کسی سے اُنس تھا تو محض رضائے ربی کے لئے اگر کسی
سے پرخاش، تو فقط خوشنودی خدا کے لئے یوں کہیئے گئے گزرے
زمانے میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی سچی تصویر اور سیرتِ طیبہ کے
سانچے میں ڈھلی ہوئی صاف وشفاف شخصیت تھے۔

باقی ص ۱۷ پر

منبعِ جُود و سخا

تبرکات جگر گوشہ سیّدی مُرشدی حضرت مولانا خواجہ کریم بخش صاحب عاصی چشتی مدظلہ زیب آستانہ عالیہ، مہار شریف

آہ محمد غوث خواجہ رفت از دارِ فنا
صاحبِ حلم و حیا و منبعِ جود و سخا
از فراقش عالمِ در بحرِ اندوہ غوطہ زن
مر عزیزان و اقارب دل گرفتہ در بلا
پنج صفر از سیزدہ صد شش نو د ہجری بداں
شد شبِ جمعہ وصالش در حضور کبریا!
گفت سالِ رحلتش عاصیؔ کریم اندر حروف
بود او محبوبِ ربّ نورِ ز انوارِ خُدا!

۱۳ ھ ۹۶

انہی اعلیٰ خوبیوں کی بناء پر معاصرین مشائخ علماء اہل سنت آپ سے
انتہائی محبت و عقیدت رکھتے تھے آل پاکستان میں اہل سنت کا دینی و مذہبی
مرکز مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان ہے جس سے سینکڑوں کی تعداد میں
علماء مستند ہو کر ملک بھر میں سادات صوفیہ کے پاکیزہ خیالات
کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں اس کے سالانہ سہ روزہ اجلاس
ایک قومی تقریب کی حیثیت رکھتے ہیں ان کے قد آدم پوسٹروں پر
آپ کا اسم گرامی سر فہرست ہوتا۔ اگرچہ بوجہ علالت آپ کو شرکت
کرنے کا موقعہ نہیں ملا پھر بھی منتظمین حضرات حصول برکت کے لئے
تا دم حیات حضرت کا اسم گرامی تحریر کرتے آتے مدرسہ ہذا کے مہتمم
غزالی زماں رازی دوراں ضیغم اسلام حضرت علامہ السید

احمد سعید شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم العالیہ نے

آپ کی شخصیت پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:
سیدی حضرت خواجہ محمد غوث بہاردی قدس سرہ العزیز عظیم
بزرگ عالم دین صوفی کامل پاک باطن اور بندگان خدا میں صالح و متقی
بزرگ تھے نہایت اعلیٰ خلق رکھتے تھے محبت و شفقت میں منفرد
تھے علماء اہلسنت کا بہت احترام کرتے تھے اپنے زمانہ میں
وحید العصر تھے ان کی وفات سے ایسا خلا پیدا ہو گیا جس کا پُر ہونا
اس دور پر آشوب میں ناممکن معلوم ہوتا ہے حضرت قبلہ رح کے

محب و معتقدین و متوسلین کی تعداد کثیر ہے آپ کا فیض عام رہا ہے
اب تک ان کے فیوض و برکات جاری ہیں اور انشا اللہ جاری رہیں
گے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

رب العزت حضرت اقدس کے مرقد اطہر کو جنت کا باغ بنائے
اور اس فیض کو ہمیشہ جاری رکھے، آمین

پیر آف اجمیر شریف حضرت صاحبزادہ **سید نثار احمد** چشتی
خلف الرشید حضرت متولی اعظم اجمیر شریف نے فرمایا :

پیر مہاراں کی قسم ! حضرت غوث مہاروی رح سلسلہ چشتیہ
بہشتیہ کے ان اکابرین میں شمار ہوتے تھے جنہیں دنیا والے
زمین پر خدا کا انعام تصور کرتے ہیں اسلام اور پاکستان کے لئے
جب بھی ضرورت ہوئی انہوں نے فراخ دلی سے اپنی صلاحیتیں قربان
کیں ۔ تحریک پاکستان ۔ تحریک ختم نبوت دیگر اسلامی تحریکوں
میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا اُن کی دینی و روحانی خدمات
ناقابل فراموش ہیں ۔ ہمارے ساتھ تو اُن کے اخلاص و محبت
کی مثال نہیں ۔ بڑی شفقت و محبت فرماتے ،

ع حق مغفرت کرے بڑے جی دار مرد تھے ۔

سرکار قبلہ عالمؒ کے فیضان کے سرچشمہ زیب سجادہ اورنگ آباد شریف حضرت خواجہ غلام نصیر الدین فخری مدظلہ

نے اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا :

اب حضرت غوثؒ مہاراں ایسا مردِ مجاہد کہاں حقیقت یہ ہے

حریفاں بارہا خوردند و رفتند
تہی خم خانہا کردند و رفتند

بحکم خدا بہت جلد آپ کی عنایات و کمالات پر ایک تحقیقی مضمون پیش کر دوں گا فی الحال یہ قبول فرمائیں ۔ جمیعت علماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر تحریکِ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممتاز رہنما پیرِ طریقت حضرت مولانا حامد علی خان صاحب نقشبندی مجددی پرنسپل مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد ملتان نے حضرت مرشدی کی ذات سراپا صفات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا :

ایسے حالات میں جب کہ عوام میں دین کا رجحان کم ہوتا جارہا ہے روحانیت کے کمالات سے محرومی ہو رہی ہے روحانی شخصیت کا وصال بڑے افسوس و قلق کا باعث ہے حضرت خواجہ محمد غوث صاحب مہاروی علیہ رحمتہ ایسے ہی بزرگ تھے جن سے بے شمار لوگوں نے فیض حاصل کیا آج بھی حضرت

کے اخلاقِ کریمانہ اور اعمالِ پسندیدہ ایسے ہیں جن کا اتباع کر کے ان کے فیض سے استفادہ کرنا چاہیے اللہ تعالےٰ آپ کی روح کو زیادہ سے زیادہ اپنی رحمتوں سے نوازے۔

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما استاذ العلماء حضرت

مولانا محمد شریف صاحب رضوی قادری

شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ منظر العلوم ملتان نے فرمایا: حضرت قبلہ خواجہ محمد غوث صاحب مہاروی نور اللہ مرقدہ کی فقیر نے بارہا زیارت کی آپ ایک کامل بزرگ اور مشاہیر اسلام کا صحیح نمونہ تھے ان کی زیارت سے خدا یاد آ جاتا تھا جو ایک کامل ولی کی نشانی ہے انہوں نے اپنی ظاہری زندگی دین کی بے لوث خدمت فرمائی اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کو فروغ دینے میں موثر کام کیا کچھ بھی ہوتا رہا وہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر قائم رہے اور ہمیشہ حق کی حمایت فرماتے رہے خدا نے لم یزل ایسے بزرگوں کے طفیل ہمیں نظام مصطفےٰ علیہ السلام کی برکتوں سے مالا مال فرمائے

مرکزِ اہلِ سنت۔ مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان کے صدر مدرس

مشتاق احمد چشتی گولڑوی

حضرت علامہ الحاج حافظ مفتی مشتاق احمد چشتی گولڑوی انجناب کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ حضرات مشائخ چشت نے اپنی روحانی برکات سے پورے عالم اسلام بالخصوص برصغیر پاک و ہند کو فیض یاب فرمایا ان حضرات نے حقیقی عشق و محبت اتباع شریعت خلق خدا کی صحیح خیر خواہی اور سچی رہنمائی کو اپنا اصول بناتے دکھا مشائخ پنجاب میں حضور قبلہ عالم مہاروی قدس سرہ العزیز کی ذات بابرکات نے دہلی سے سید العارفین محب النبی حضرت مولانا فخر الدین دہلوی رح سے کامل ترین روحانی استفاضہ کر کے اہل پنجاب کو فیض یاب کیا اور پھر اسی چشمہ فیض سے بہت سی خانقاہیں روحانیت و ولایت کا عظیم مرکز بنیں آپ کی اولاد میں بہت سے مشاہیر بزرگ گزرے ہیں حضرت قبلہ عمدۃ الصالحین خواجہ محمد غوث مہاروی رحمتہ اللہ علیہ (جن کا پچھلے سالوں وصال ہوا ہے) دور حاضر کے عظیم روحانی پیشوا تھے جن سے بہت سے لوگوں نے بیعت کر کے روحانی استفادہ کیا۔ بندہ کو کئی بار حضرت قبلہ جمال الملت والدین حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی رح کے عرس مبارک کی محفل میں آپ کی زیارت کا موقعہ ملا جس سے دل کو انتہائی سرور نصیب ہوا ان کی سادگی تقویٰ پرہیزگاری علمائے دین سے قلبی محبت اہل سلسلہ سے خصوصی شفقت اتباع شریعت، یہ سب ایسی باتیں ہیں جو تمام احباب سلسلہ پر نمایاں تھیں۔ ان کی وفات سے بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے تمام متعلقین سلسلہ

عالیہ چشتیہ کی دلی تمنا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت موصوف کی اولاد کو آپ کے نقشِ قدم پر چلائے اور یہ روحانی فیض کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔

؎ الٰہی تا بود ایں مرغ و ماہی : چراغ چشتیاں را روشنائی

شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ الحاج مولانا **فیض رسول** صاحب نظامی خطیب اعظم شاہی جامع مسجد طوطلاں ملتان نے بڑی رقت اور درد سے فرمایا ؛ مشائخ میں آپ ایسا جگر دار شیخ کہاں سچ پوچھیے اگر مغربی جانب حضرت پیر پٹھان تونسوی کا دلبند خواجہ ملت حضرت شاہ نظام الدین تونسوی محمودی سلیمانی رضی اللہ عنہ اپنے مشائخ کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کے لادین تحریکوں پر میمنہ و میسرہ سے تابڑ توڑ حملے کر رہا تھا تو مشرقی جانب حضرت قبلہ عالم مہاروی رضی اللہ عنہ کا نور نظر دین کی سربلندی کے لیئے اپنا سب کچھ نثار کر رہا تھا ، کس قدر مبارک ساعتیں تھیں کہ مشرق و مغرب پر چشتیہ کا سکہ چلتا تھا حقیقت یہ ہے اپنے مرشد نعیم نور اللہ مرقدہ کے بعد اگر کسی اللہ کے نیک بندے سے بندہ متاثر ہوا اور غایت درجہ کا اعتقاد پیدا ہوا تو وہ حضرت غوث زماں کی ذات گرامی تھی۔ بارہا زیارت کا اتفاق ہوا اُن کے قول و عمل کا طویل مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ بخدا وہ فیاضی میں۔ والیٔ تونسہ شاہ نظام رحہ بخشش میں خواجہ کریم شاہ اللہ بخش رحہ جرأت و ہمت میں فخر الاولیا حضرت پیر پٹھان رحہ فیضان میں مظہر

حضرت قبلہ عالم علم و فضل میں حضرت مولانا اورنگ آبادی کے خوشہ چین تھے اس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا کہ وہ موجودہ حالات میں ملت اسلامیہ کا بیش قیمت سرمایہ تھے۔

ع خدا بخشے بہت سی خوبیوں کے آپ مالک تھے

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے مرشد انقلاب حضرت **علامہ رشید احمد چشتی** ناظم اعلیٰ جامعہ تعلیمات صوفیہ جامع مسجد درس والی ملتان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا لاہور کے "مفکر اعظم کی زبان میں" گفتار میں سردار میں اللہ کی برہان "حضرت غوث مہاراں تھے" عرب کا حسن طبیعت اور عجم کے سوز دروں سے ان کا سینہ معمور تھا، آپ طریقت کے بلند درجہ امام تھے مگر ایسے نہ "جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے" آئین جوانمرداں حق گوئی و بے باکی کے مظہر اتم تھے تاآنکہ بڑے بڑے خود سروں کو کھری کھری سنا دیں یوں کہیے آپ کی عظیم ہستی کا لمحہ لمحہ ہمارے لئے روشنی کا مینار تھا۔

ع تا قیامت چشتیوں کا میکدہ آباد ہو

مورخ اسلام ادیب اہلسنت حضرت علامہ **اسد نظامی** صاحب مدظلہ نے فرمایا حضرت مخدوم المشائخ خواجہ محمد غوث صاحب مہاروی رحمۃ الباری فی الواقع اپنے مشائخ کی آخری یادگار تھے عمر بھر علم و عقائد

کی دنیا میں عوام الناس کی صحیح رہبری فرمائی میرے نزدیک جہاں جنگِ
آزادی کے اور روحانی رہنما ہیں۔ ان میں حضرت غوث میرِ کارواں ہیں
یوں کہئے ماضی قریب کی تاریخ آپ کے ذکر کے بغیر پوری نہیں ہو
سکے گی بد باطن آپ کے کردار اور کارناموں سے کور چشم ہو جائے
تو اس کی کم نصیبی ورنہ حقیقت یہ ہے۔

؎ محفل اُن کی ساقی اُن کا

متعدد مرتبہ حضرت کی زیارت فیض بشارت سے برکت پائی
ہر دفعہ انوکھا کیف نصیب ہوا۔

مشائخ چشت اہلِ بہشت کی خدمات پر تذکرہ مرتب کر رہا ہوں
انشاء اللہ العزیز اس میں حضرت کی زندگی کے مختلف گوشوں پر
سیر حاصل بحث کروں گا۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آپ عصر حاضر کے آفتاب
طریقت تھے۔ آپ کی ضیا پاشیوں نے ہزاروں تاریک دلوں
میں روشنی کی کرن پہنچائی اور یہ سچ ہے۔

؎ ز نورِ محمد جہاں گشت روشن

فاضل شہیر حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ **ضیاء الرضوی** صاحب
(ناظم) خطیب اعظم تونسہ شریف نے بارگاہ غوث میں ہدیہ عقیدت
پیش کرتے ہوئے کہا: پیرانہ سالی میں آپ کی تونسہ شریف
فقط تشریف آوری بہت سے کمزور دلوں کے لئے ایمان کی

تقویت کا باعث تھی آپ کے بے پناہ عزم و دلولہ کو سلام عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ بندہ نے آج تک آپ ایسا عزت مند مرشد اور صوفیانہ خیالات کا ترجمان نہیں دیکھا، خدا شاہد ہے جب آپ کے اعتقادات کو دیکھتے ہیں تو اُن کی بلند ہمتی اور جگر داری کا ثبوت ملتا ہے ایک بار فرمایا :- "بحمد اللہ آج تک کسی گستاخ کے پیچھے فقیر کی نماز ضائع نہیں ہوئی"۔ ملنے جلنے والے جانتے ہیں کہ شاتمان رسالت کو آپ کس نظر سے دیکھتے تھے بخدا آپ مسلک حقہ کے مبلغ اور پیرانِ زمانہ کی آبرو تھے۔

الٰہی آفتاب چشتیاں رخشندہ بادا

مرشد عام

اس سے پہلے آپ نے مقتدر علماء و مشائخ حضرات کی آرا کا مطالعہ کیا جس میں ذی وقار اشخاص نے انتہائی وسعتِ قلبی سے حضرت غوث بہاراں کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا اور بے پناہ خلوص سے خواجہ کے حضور الفاظ کے موتی پیش کیے یہ بھی حضرت موصوف کی مقبولیت عامہ کا ایک پہلو ہے کہ اصاغر سے لے کر اکابر تک عالی مرتبت حضرات نے اُن کی خداداد عظمت کو محبت و اخلاص سے تسلیم کیا آیئے اب آپ کو زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے افراد سے ملائیں جو بہ زبانِ دل اس بات کا اقرار

کرتے ہیں کہ غوث سے ہمارا بھی رشتہ ہے آپ کے ہم بھی نام لیوا ہیں ان کے ذکر سے ہمارے ایمان بھی تر و تازہ ہوتے ہیں۔

یہ ہیں کمال پور کے حکیم جناب محمد غوث چشتی "درویش مزاج اور مرشد کے شیدائی فرماتے ہیں نہ عالم ہوں نہ زاہد نہ حکیم ہوں نہ طبیب بس حضرت کا ادنےٰ ارادتمند اور حلقہ بگوش ہوں اس کے سوا کچھ بھی نہیں حکمت و طبابت کے تو نام سے آشنا ہوں حضرت کا کرم ہے کہ ایک گل بنفشہ سے تمام بیماریوں کا علاج کر رہا ہوں اس مسیحا کی نگاہِ فیض کا اثر ہے کہ لاعلاج مریض بھی شفا یاب ہو گئے ہیں۔

آئیے آپ کو اب شہری زندگی میں گھل مل کر رہنے والے ٹیچر اور جامع مسجد اناراں والی کے خطیب قاری مغیث احمد چشتی سے ملاقات کرائیں پیشہ معلمیت ہے کتب فروشی سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کی جان جانِ جہان حضرت غوث مہاراں رح کو تصور کرتے ہیں، بتایا کہ فقط میں نہیں میرا خاندان کچھ دیکھ کر یہاں بیعت ہوا پھر دیکھا دیکھی میں بندہ بیعت نہیں ہوا بلکہ جب تک پایا نہیں اس وقت تک ہاتھ نہیں دیا۔

میں سمجھتا ہوں معاشرے میں پرامن زندگی گزارنے کا ڈھب اور بادِ نار معیشت کی بانت بھی حضرت کی کرم بخشی

ہے ورنہ ع من آنم کہ من دانم

یہ تیسرے صاحب ہیں حاجی محمد رمضان، زندگی کی گہما گہمی ڈپو ہولڈری سے عبارت ہے جدی چشتی ملتانی ہیں۔ اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری کرتے ہوئے کہا حضرت غوث کی کیا بات عرض کروں میرے لئے تو وہ دنیا میں بھی ماوئی و ملجا ثابت ہوتے ہیں۔ آخرت میں تو انشاء اللہ ہوں گے حضرت سعدی رح کی زبان میں اتنی سی بات ہے کہ ؎

جمال یار من در من اثر کرد
دگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

دورِ حاضر میں جسقدر آپ کے ارادتمندوں کی کثرت ہے شاید کسی کی ہو جہاں بھی آپ جائیں شہر ہو یا قصبہ، بستی ہو یا چک آپ کے نام لیوا ضرور آپ سے ملاقی ہوں گے اس سے بڑھ کر علمائے دین کا طبقہ ایسا ہے جو بڑی مشکل سے کسی پیر کے ہاتھ آتا ہے مگر یہاں علماء وابستگان کی اس قدر بہتات ہے کہ سبحٰن اللہ ان کے شمار کرنے پر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے گویا کہ آپ "مرشد علمائے دین" تھے تفصیل تو "تذکرہ غوث کامل" میں آئے گی۔ اجمالاً کچھ آپ کے وجدان کی تسکین کے لئے تحریر کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے تو آپ کے ہمہ صفت موصوف صاحبزادے

حضرت مولانا **کریم بخش** صاحب مہاروی قبلہ ہیں المنۃ للہ خوش اسلوبی سے کام کو سنبھالے ہوتے ہیں اور احسن طریقے سے مشائخ طریقت کی روایات کو قائم کئے ہوتے ہیں۔ خداوند کریم عمر خضری بخشے اور دیر تک مخلوق خدا آپ کی فیاضی سے سیراب ہوتی رہے

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

دوسری شہرہ آفاق شخصیت استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد الشکور صاحب ملتانی زیب آستانہ عالیہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ ملتانی رضی اللہ عنہ کی ہے۔ آپ زبردست علامہ ہزارہا فقہی جزئیات کے ماہر اور جدی چشتی عالم دین چلے آرہے ہیں۔ قدیم تاریخ ملتان سے معلوم ہوتا ہے منصب افتاء برسوں سے اس خاندان کو نصیب ہے۔ خوش قسمتی دیکھئے کہ اولاد صالح، علوم دینیہ کی فی سبیل اللہ خدمت کرنے والی ہے ایسے نازک وقت میں جب کہ عموماً اور خاندان عبید اللہی میں خصوصاً ہوس زر ایک روگ کی شکل اختیار کر چکی ہے بے لوثی اور اخلاص سے خدمت دین کرنا باعث انبساط و فخر ہے۔ آپ نے جس دلسوزی و محبت سے حضرت غوث مہاراں سے وابستگی کا اظہار کیا ہے وہ آپ پہلے پڑھ کر کیفیت دستی حاصل کر چکے ہیں اس سے زیادہ

ع این قدر ہست کہ بانگ جرسں مے آید

شہزادگان حضرت شاہ جمالی رح حضرت مولانا صاحب زادہ **محمد اکرم** صاحب، حضرت مولانا صاحبزادہ **محمد اعظم** صاحب بھی اسی شیخ کامل کا دامن تھامے ہوتے ہیں۔ دونوں حضرات بہترین عالم دین اور مرکز اہل سنت مدرسہ انوار العلوم ملتان کے سند یافتہ اور اپنے علاقہ مانہ احمدانی ڈیرہ غازی خاں میں مسلک حنفیہ اور سلسلہ چشتیہ کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ خدا ئے لم یزل دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری مولانا سید مسعود احمد شاہ بخاری قطب پور کے اشراف سادات میں سے ہیں۔

علم و عمل اور معتقدات اہلسنت کی اشاعت میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اپنے شیخ سے غایت درجہ عقیدت رکھتے ہیں اور سلسلہ عالیہ کے اسٹیج سے نمایاں ملی خدمات انجام دے رہے ہیں، مولانا غلام رسول سروری مدرسہ مظہر العلوم ملتان میں السنہ شرقیہ کے استاد اور پُر اثر خطیب ہیں۔ کردار کی عظمت اور مطالعہ کی وسعت قابلِ رشک ہے۔ اسی طرح مولانا نذیر احمد قریشی مولانا عبد الصمد مولانا لائق احمد۔ مولانا منظور احمد۔ مولانا لیاقت رضا وغیرہ ہم بڑھ چڑھ کر کام کر رہے ہیں

وصال

انسانی فطرت کا تقاضہ تو یہی ہے کہ لاکھ مریں لاکھ پال نہ جدا ہوں مگر مشیت کا فیصلہ تو اٹل ہے۔ خیریت سے حضرت مرشدی نے اپنے جدِ اعلیٰ کا عرس پاک گزارا۔ نقاہت تو پہلے تھی وقت اجل آ پہنچا، جمعہ کی رات پنج صفر المظفر ۱۳۹۶ھ بعد نماز مغرب علم و فضل کے نیرِ تاباں غوث دوراں خالقِ حقیقی سے جا ملے

صورتے از بے صورتی آمد بر دل
باز شد انا الیہ راجعون

تعزیت کرنے والوں میں حضرت خان محمد تونسوی۔ خواجہ غلام قطب الدین صاحب تونسوی۔ خواجہ غلام زکریا تونسوی خواجہ محمد یوسف تونسوی۔ خواجہ غلام معین الدین تونسوی۔ مولانا قمر الدین سیالوی۔ دیوان آف اجمیر شریف مشائخ اورنگ آباد وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ حضرت علامہ کاظمی صاحب نوابزادہ نصر اللہ خان نے بذریعہ تار تعزیت کی۔ یادگارِ خلفاء میں حضرت خواجہ کریم بخش قبلہ سید محمد عالم شاہ جاکھڑوی۔ حاجی صالح محمد کہر وڑ والے۔ سید پناہ علی شاہ صاحب جاکھڑوی۔ سید جلیل احمد شاہ صاحب بورے منڈی والے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

مقام قربِ مولےٰ

حضرتِ خواجہ محمد غوث صاحب پارسا
والفرش خواجہ محمد عارف آں صاحب عطا
عمر پاکش زائد از ہشتاد سالہ شد درا
روز عرس حضرتِ تونسہ امام الاولیاءٔ
یعنی پنجم از صفر بد بعد مغرب شب جمعہ
سیزدہ صد شش نود از ہجرت خیر الوریٰ
روحِ آنحضرت ز دنیائے سوئے علیین رفت
در مقام قربِ مولیٰ از طفیل مصطفےٰ ا
جانشینش حضرت خواجہ کریم بخش داں
بعد ازاں حضرت غلام رسول صاحب باوفا
یاالٰہی از طفیل خواجہ اللہ بخش
جملہ اولاد حضور قبلۂ عالم مقتدا
تا ابد آباد باشند باادب باعلم دیں
باعمل معمور باشند صوفی کامل صفا ہی
خاک بوس خواجگاں عبد القدوس بے نوا
رحم کن بر حال وے اے مالکِ ہر دوسرا

(از قلم فیض رقم حضرت مولانا مفتی محمد عبد القدوس صاحب ملتانی)

حضرت خواجہ محمد غوث مردے باوقار

کرد رحلت زیں جہاں رفتہ بجنت کامگار

شام پنجشنبہ وصالش بیست و پنجم بود از صفر

سن وصالش سیزدہ صد شش نود ہم کن شمار

٭

اثر خامہ، ماہر فنون عقلیہ و نقلیہ حضرت علامہ الحاج حافظ محمد عبد المجید صاحب قبلہ خلف الرشید حضرت مفتی اعظم پاکستان دامت عنایتہم

آہ محمد غوث خواجہ حضرت شیخ الانام

نور چشم قبلہ عالم قبلہ گاہ خاص و عام

فیضیاب حضرت خواجہ کریم تونسوی رح

"پیر کامل" بہ بقول مفتی ملتانوی

(مولانا راشد نظامی)